روزنامہ
FR-10
1913ء سے جاری شدہ
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ہفتہ 8 فروری 2014ء 7 ربیع الثانی 1435 ہجری 8 تبلیغ 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 32

وجود باری تعالیٰ پر علمِ طب کی شہادت

سائنسدان پال ارنسٹ ٹولف لکھتا ہے:

میں یہ بات پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ میں خداوند تعالیٰ کے وجود پر ایمان کامل رکھتا ہوں میرا یہ اعتقاد محض روحانی نوعیتِ احساسات کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ طبابت سے بھی اس کی پوری طرح تصدیق ہوتی ہے اور میرے ان فنی تجربات نے میرے ایمان کو تقویت پہنچائی ہے۔

(خدا موجود ہے، صفحہ 256، مرتبہ جان کلوورا مونزما۔ مترجم عبدالحمید صدیقی، مقبول اکیڈمی لاہور۔ طبع چہارم)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ خطبہ جمعہ 12 فروری 2010ء میں فرماتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں کہ میرا خدا ہمیشہ میرا خزانچی رہا ہے۔ یہ توکل کی بھی ایک مثال ہے کیونکہ میرا توکل ہمیشہ خدا پر رہا ہے اور وہی قادر ہر وقت میری مدد کرتا رہا ہے۔ چنانچہ ایک وقت مدینہ میں میرے پاس کچھ نہ تھا حتیٰ کہ رات کو کھانے کے لئے بھی کچھ نہ تھا۔ جب نماز عشاء کے لئے وضو کرکے مسجد کو چلا۔ تو راستے میں ایک سپاہی نے مجھ سے کہا کہ ہمارا افسر آپ کو بلاتا ہے۔ میں نے نماز کا عذر کیا، پر اس نے کہا مَیں نہیں جانتا میں تو سپاہی ہوں۔ حکم پر کام کرتا ہوں۔ آپ چلیں ورنہ مجھے مجبوراً لے جانا ہوگا۔ ناچار میں اس کے ہمراہ ہوگیا۔ وہ ایک مکان پر مجھے لے گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک امیر افسر سامنے جلیبیوں کی بھری ہوئی رکابی رکھ کے بیٹھا ہے۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ اسے کیا کہتے ہیں۔ مَیں نے کہا کہ ہمارے ملک میں اسے جلیبی کہتے ہیں۔ کہا کہ ایک ہندوستانی سے سن کر مَیں نے یہ بنوائی ہیں۔ خیال کیا کہ اس کو پہلے کسی ہندوستانی کو ہی کھلاؤں گا۔ چنانچہ مجھے آپ کا خیال آ گیا۔ اس لئے مَیں نے آپ کو بلوایا اب آپ آگے بڑھیں اور کھائیں۔ مَیں نے کہا نماز کے لئے اذان ہوگئی ہے۔ فرصت سے نماز کے بعد کھاؤں گا۔ کہا مضائقہ نہیں۔ ہم ایک آدمی کو مسجد بھیج دیں گے کہ تکبیر ہوتے ہی آ کر کہہ دے۔ خیر کھا کر میرا پیٹ بھر گیا تو ملازم نے اطلاع دی کہ نماز تیار ہے اور تکبیر ہو چکی ہے۔ تو اس طرح اللہ تعالیٰ نے کھانے کا انتظام کیا۔

پھر فرماتے ہیں کہ دوسری صبح ہی جب مَیں اپنا بستہ صاف کر رہا تھا اور اپنی کتابیں الٹ پلٹ کر رہا تھا تو ناگہاں ایک پاؤنڈ مل گیا۔ چونکہ مَیں نے کبھی کسی کا مال نہیں اٹھایا اور نہ کبھی مجھے کسی کا روپیہ دکھلائی دیا اور مَیں یہ خوب جانتا تھا کہ اس مقام پر مدت سے میرے سوا کوئی اور آدمی نہیں رہا اور نہ کوئی آیا۔ لہٰذا میں نے اسے خدائی عطیہ سمجھ کر لے لیا اور شکر کیا کہ بہت دنوں کے لئے یہ کام دے گا۔ (حیات نور صفحہ 515-516۔ جدید ایڈیشن مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

حضرت حافظ روشن علی صاحب فرماتے ہیں کہ ایک دن مَیں نے ابھی کھانا نہیں کھایا تھا۔ سبق کے انتظار میں بیٹھے بیٹھے کھانے کا وقت گزر گیا۔ (اس فکر میں تھے کہ کہیں میں چلا گیا تو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی کلاس نہ شروع ہو جائے، آپ پڑھایا کرتے تھے)۔ حتیٰ کہ ہمارے حدیث کا سبق شروع ہو گیا۔ مَیں اپنی بھوک کی پرواہ نہ کر کے سبق میں مصروف ہو گیا اور کہتے ہیں کہ میں ابھی سبق پڑھنے والے طالب علم کی آواز سن رہا تھا اور سب کچھ دیکھ بھی رہا تھا کہ یکایک سبق کی آواز جو تھی مدھم ہو گئی اور میرے کان اور آنکھیں باوجود بیداری کے سننے اور دیکھنے سے رہ گئے۔ اس حالت میں میرے سامنے کسی نے تازہ بتازہ تیار ہوا ہوا کھانا رکھ دیا۔ گھی میں تلے ہوئے پراٹھے اور بھنا ہوا گوشت تھا۔ مَیں نے خوب مزہ لے کر کھانا کھایا۔ جب مَیں سیر ہو گیا، پیٹ بھر گیا تو پھر میری یہ حالت منتقل ہو گئی۔ واپس اسی پہلی حالت میں آ گیا اور مجھے پھر سبق کی آواز سنائی دینے لگی۔ مگر اس وقت بھی میرے منہ میں کھانے کی لذت موجود تھی اور میرے پیٹ میں سیری کی طرح کھانا کھانے کے بعد جو بوجھل پن ہوتا ہے وہ بھی تھا۔ اور اسی طرح لگ رہا تھا کہ یہ کھانا کھانے سے مجھے بالکل تازگی ہو گئی ہے جیسی کہ عموماً ظاہری کھانا کھانے سے ہوتی ہے۔ جبکہ مَیں کہیں گیا بھی نہیں تھا اور نہ کسی نے مجھے کھانا کھاتے دیکھا ہے۔ (ماخوذ از حیات نور صفحہ 289-290۔ جدید ایڈیشن۔ مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

حضرت خلیفہ اوّل نے بھی ایک جگہ اسی حوالے سے اس نظارے کو بیان فرمایا ہے۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب نے بیان کیا کہ میری موجودگی کا واقعہ ہے کہ گورداسپور میں حضرت مسیح موعود ایک مقدمہ کے تعلق میں قیام فرما تھے۔ (بہت سارے لوگ آتے تھے اور کھانا بھی پکایا جاتا تھا) تو باورچی نے دیکھا۔ جتنے دوست موجود تھے ان کی تعداد کے مطابق کھانے کا انتظام کیا گیا۔ لیکن پھر اور مہمان آ گئے، اندازے سے زیادہ مہمان آ گئے اور کھانا پھر بھی کفایت کر گیا (پورا ہو گیا)۔ تو اس نے صبح کے کھانے کے متعلق یہ ماجرا حضرت مسیح موعود کی خدمت میں عرض کر کے کہ کیا اتنا ہی کھانا کل بھی پکانا ہے جتنا آج پکایا تھا یا زیادہ پکاؤں (کیونکہ مہمان زیادہ آ گئے تھے۔) تو حضرت مسیح موعود نے فرمایا کیا تم خدا تعالیٰ کا امتحان کرنا چاہتے ہو؟ (ماخوذ از رفقاء احمد جلد چہارم صفحہ 227-228۔ جدید ایڈیشن مطبوعہ قادیان) اللہ تعالیٰ نے اس وقت عزت رکھ لی اب تم زیادہ کھانا تیار کرو۔ تو یہ بھی جو اللہ تعالیٰ کی مدد آئی اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جان بوجھ کر اللہ تعالیٰ کو آزمایا جائے۔

(الفضل 30 مارچ 2010ء)

واقفین نو کو جامعہ احمدیہ میں آنا چاہئے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 18 جنوری 2013ء کے خطبہ جمعہ میں واقفین نو کو خاص طور پر جامعہ احمدیہ میں دینی تعلیم حاصل کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔

''دین کی تعلیم کیلئے جو جماعتی دینی ادارے ہیں ان میں جانا ضروری ہے۔ جامعہ احمدیہ میں جانے والوں کی تعداد واقفین نو میں کافی زیادہ ہونی چاہئے...... دعوت الی اللہ کا کام بہت وسیع کام ہے اور یہ باقاعدہ تربیت یافتہ (مربیان) سے ہی زیادہ بہتر طور پر ہو سکتا ہے۔ اس لئے واقفین نو کو زیادہ سے زیادہ یا واقفین نو کی زیادہ تعداد کو جامعہ احمدیہ میں آنا چاہئے۔''

(روزنامہ الفضل 10 جولائی 2013ء)

واقفین نو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے اپنے آپ کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے پیش کریں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

ہومیو پیتھک ڈاکٹر کی آمد

مکرم ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب انگلینڈ سے تشریف لا چکے ہیں۔ موصوف فضل عمر ہسپتال میں بطور وقف عارضی ہومیو کلینک کر رہے ہیں۔ وہ ہومیو پیتھک اور آکوپنکچر کے علاوہ جلدی امراض کے ماہر بھی ہیں۔ وہ کچھ عرصہ مزید مریضوں کا معائنہ اور علاج معالجہ کریں گے۔ احباب وخواتین سے گزارش ہے کہ پرچی روم سے رابطہ کر کے پرچی بنواتے رہیں اور ڈاکٹر صاحب سے علاج کرواتے رہیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خدا تعالیٰ کے بندوں کی نشانیاں اور عبد بننے کے طریقے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''یہ وُہی لوگ ہیں جو اپنی زندگی کو جو اللہ تعالیٰ نے اُن کو دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی کی راہ میں وقف کر دیتے ہیں اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کرنا، اپنے مال کو اُس کی راہ میں صرف کرنا اُس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں، مگر جو لوگ دُنیا کی املاک وجائداد کو اپنا مقصود بالذات بنالیتے ہیں، وہ ایک خوابیدہ نظر سے دین کو دیکھتے ہیں، مگر حقیقی مومن اور صادق (۔) کا یہ کام نہیں ہے۔ سچا (۔) یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کر دے، تاکہ وہ حیاتِ طیبہ کا وارث ہو؛ چنانچہ خود اللہ تعالیٰ اس للّٰہی وقف کی طرف ایماء کر کے فرماتا ہے۔ من اسلم......(البقرہ:113) اس جگہ اسلم وجھہ للّٰہ کے معنی یہی ہیں کہ ایک نیستی اور تذلل کا لباس پہن کر آستانۂ الوہیت پر گرے اور اپنی جان، مال، آبرو غرض جو کچھ اس کے پاس ہے۔ خدا ہی کے لیے وقف کرے اور دُنیا اور اُس کی ساری چیزیں دین کی خادم بنادے۔''

حُصولِ دُنیا میں مقصود بالذات دین ہو

''کوئی یہ نہ سمجھ لیوے کہ انسان دُنیا سے کچھ غرض اور واسطہ ہی نہ رکھے۔ میرا یہ مطلب نہیں ہے اور نہ اللہ تعالیٰ دُنیا کے حصول سے منع کرتا ہے، بلک (۔) نے رہبانیت کو منع فرمایا ہے۔ یہ بزدلوں کا کام ہے۔ مومن کے تعلقات دُنیا کے ساتھ جس قدر وسیع ہوں وُہ اس کے مراتب عالیہ کا موجب ہوتے ہیں، کیونکہ اُس کا نصب العین دین ہوتا ہے اور دُنیا، اُس کا مال وجاہ دین کا خادم ہوتا ہے۔ پس اصل بات یہ ہے کہ دُنیا مقصود بالذّات نہ ہو۔ بلکہ حصولِ دُنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دُنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔ جیسے انسان کسی جگہ سے دُوسری جگہ جانے کے واسطے سفر کے لئے سواری اور زادِ راہ کو ساتھ لیتا ہے تو اس کی اصل غرض منزلِ مقصود پر پہنچنا ہوتا ہے نہ خود سواری اور راستہ کی ضروریات۔ اس طرح پر انسان دُنیا کو حاصل کرے، مگر دین کا خادم سمجھ کر۔

اللہ تعالیٰ نے جو یہ دُعا تعلیم فرمائی ہے کہ ربنا اتنا...... (البقرہ:202) اس میں بھی دُنیا کو مقدم کیا ہے، لیکن کس دُنیا کو؟ حسنۃ الدنیا کو جو آخرت میں حسنات کا موجب ہو جائے۔ اس دُعا کی تعلیم سے صاف سمجھ میں آ جاتا ہے کہ مومن کو دُنیا کے حصول میں حسنات الآخرۃ کا خیال رکھنا چاہیے اور ساتھ ہی حسنۃ الدنیا کے لفظ میں ان تمام بہترین ذرائع حصول دنیا کا ذکر آ گیا ہے جو ایک مومن (۔) کو حصول دُنیا کے لئے اختیار کرنے چاہئیں۔ دُنیا کو ہر ایسے طریق سے حاصل کرو۔ جس کے اختیار کرنے سے بھلائی اور خوبی ہی ہو۔ نہ وہ طریق جو کسی دوسرے بنی نوع انسان کی تکلیف رسائی کا موجب ہو۔ نہ ہم جنسوں میں کسی عار وشرم کا باعث۔ ایسی دنیا بے شک حسنۃ لآخرۃ کا موجب ہو گی۔''

سُست نہ بنو

''پس یاد رکھو کہ جو شخص خدا کے لئے زندگی وقف کر دیتا ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ وُہ بے دست و پا ہو جاتا ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ دین اور للّٰہی وقف انسان کو ہوشیار اور چابکدست بنا دیتا ہے۔ سُستی اور کسل اُس کے پاس نہیں آتا۔ حدیث میں عمار بن خزیمہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے میرے باپ کو فرمایا کہ تجھے کس چیز نے اپنی زمین میں درخت لگانے سے منع کیا ہے تو میرے باپ نے جواب دیا کہ مَیں بڈھا ہوں۔ کل مر جاؤں گا۔ پس اُس کو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تجھ پر ضرور ہے کہ درخت لگائے۔ پھر میں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ خود میرے باپ کے ساتھ مل کر ہماری زمین میں درخت لگاتے تھے اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ عجز اور کسل سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ مَیں پھر کہتا ہوں کہ سُست نہ بنو۔ اللہ تعالیٰ حصولِ دنیا سے منع نہیں کرتا، بلکہ حسنۃ الدنیا کی دُعا تعلیم فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ انسان بے دست و پا ہو کر بیٹھ رہے بلکہ اُس نے صاف فرمایا ہے لیس للانسان الا ماسعیٰ (النجم:40) اس لیے مومن کو چاہیے کہ وہ جدوجہد سے کام کرے، لیکن جس قدر مرتبہ مجھ سے ممکن ہے یہی کہوں گا کہ دنیا کو مقصود بالذّات نہ بنالو۔ دین کو مقصود بالذّات ٹھہراؤ اور دُنیا اس کے لئے بطور خادم اور مرکب کے ہو۔ دولت مندوں سے بسا اوقات ایسے کام ہوتے ہیں کہ غریبوں اور مُفلسوں کو وہ موقع نہیں ملتا۔''

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 364)

حمد باری تعالیٰ

آسماں کا زمیں کا نور ہے تُو
اپنی قدرت کا اوجِ طُور ہے تُو

تیرے جلوے عیاں ہر اک شے میں
بہرِ قلب و نظر سُرور ہے تُو

ہر مکاں اور لامکاں میں موجود
مظہر و ظاہر و ظہور ہے تُو

وحدہ لا شریک ذات تری
نقشِ ہر غیر سے نفور ہے تُو

تیری جلوہ گری ہے رفعتوں پر
تحتِ پاتال بھی ضرور ہے تُو

تو رگِ جاں سے بھی قریب تر ہے
کون کہتا ہے اُس سے دُور ہے تُو

خالقِ کُل جہاں ہے تیری ذات
مالکِ ساعتِ نشور ہے تُو

وہ جو تیرے ہی ہو گئے ہیں ان کا
ناز پرور ہے تُو غرور ہے تُو

عاصیوں کے لئے ردائے بخشش
سب گنہ گار، اک غفور ہے تُو

جس کو حاصل ہوا ہے ترا عرفاں
اُس کے باطن کا گویا طور ہے تُو

اک نظر راشدِ شکستہ تن پر
ناظر و حاضر و حضور ہے تُو

عطاء المجیب راشد

ہر عہدیدار کو یہ بات اچھی طرح جان لینی چاہئے کہ جماعت میں بنیادی طور پر ہر عہدہ ایک ’امانت‘ ہے۔ تمام عہدیداران کو کوشش کرنی چاہئے کہ وہ اس امانت کا حق ادا کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں جو اُن کے سپرد کی گئی ہے اور امانت کا حق ادا کرنے کا طریق یہ ہوتا ہے کہ جو بھی ذمہ داری آپ کو سونپی گئی ہے اسے اپنے پورے دل اور پوری جان، نیک نیتی، انتہائی درجہ کی ایمانداری اور متانت سے پورا کرنے کی کوشش کریں۔ وہ تمام افراد جنہیں عہدہ کی ذمہ داری سونپ کر ایک لحاظ سے امین ٹھہرایا گیا ہے انہیں لوگوں کے ساتھ شفقت، محبت اور احترام کے ساتھ پیش آنا چاہئے

باقاعدہ طور پر مقرر کئے جانے والے جماعتی عہدیداران کو رضاکاران کی ٹیمیں بنا کر کام کرنا چاہئے۔ عہدیداران کو یہ بھی چاہئے کہ وہ گاہے بگاہے اپنی ٹیم کے ممبران سے تبادلہ خیال کریں، مختلف کاموں میں مزید بہتری لانے کے لئے ان سے مشورہ کریں اور جب آپس میں تبادلہ خیال، سوچ بچار اور مشورہ کر لینے کے بعد ایک حتمی لائحہ عمل طے پا جائے تو پھر اس تمام عمل کے سب سے ضروری پہلو کو نظرانداز نہ ہونے دیں یعنی یہ کہ آپ نہایت عجز و انکسار اور مستقل مزاجی کے ساتھ خداتعالیٰ کے حضور دعاؤں میں لگ جائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر اس تدبیر میں جو آپ نے اپنے مفوضہ امور کی انجام دہی کے لیے سوچی ہے برکت عطا فرما دے

آپ سب کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور توکل صرف اور صرف دعا کے ذریعے ہی پیدا ہوتا ہے۔ جماعتی عہدیداران پر یہ امر فرض اور لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعاؤں اور اس کی عبادات میں اپنے آپ کو فنا کر دیں۔ یاد رکھیں! ہمیں ایسے کسی جماعتی عہدیدار کی ضرورت نہیں جو نماز ادا نہیں کرتا

ایسے نمائندگان مجلس شوریٰ کو جو کسی جماعتی عہدہ پر فائز نہیں، یہ یاد رکھنا چاہئے کہ وہ ایک یا دو روز کے لیے مجلس شوریٰ کے ممبر نہیں منتخب کئے گئے بلکہ ان کا انتخاب پورے سال کے لیے ہوا ہے لہٰذا یہ ان کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے اپنے دائرہ کار میں اس بات کا خیال رکھیں کہ جو تجاویز مجلسِ شوریٰ میں پیش ہو کر خلیفۃ المسیح سے منظور ہوئی ہیں ان پر کما حقہٗ عملدرآمد ہو رہا ہو

ایک اور بات جس کی طرف میں عہدیداران اور نمائندگانِ مجلسِ شوریٰ کو خاص طور پر توجہ دلانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ انہیں اور ان کے افرادِ خانہ کو جتنا زیادہ سے زیادہ ممکن ہو سکے MTA سے استفادہ کرنا چاہئے۔ بلکہ آپ لوگ دیگر دوستوں کو بھی MTA سے فائدہ اٹھانے کی تلقین کریں۔ سب سے زیادہ ضرورت اس امر کی ہے کہ آپ لوگ ہر جمعہ کو نشر ہونے والا خطبہ جمعہ باقاعدگی سے سنیں۔ اور دیگر ایسے پروگرامز بھی دیکھیں جن میں میری شمولیت ہوتی ہے جیسا کہ غیروں سے خطابات ہیں یا جلسہ پر کی جانے والی میری تقریریں ہیں یا دیگر مجالس وغیرہ

آپ ہر دم اپنے لئے اور اپنی آنے والی نسلوں کے لیے دعاؤں میں لگے رہیں کیونکہ دعا کے بغیر ہم نہ تو اپنی نسلوں کی تربیت کا اہم فریضہ سرانجام دے سکتے ہیں اور نہ ہی کسی کامیابی سے ہمکنار ہو سکتے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مجلس شوریٰ جماعت احمدیہ انگلستان 2013ء سے نہایت اہم نصائح پر مشتمل اختتامی خطاب

(بیت الفتوح۔لندن۔16 جون) حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 16 جون 2013ء بروز اتوار جماعت احمدیہ انگلستان کی مجلس شوریٰ 2013ء کے اختتامی اجلاس سے انگریزی زبان میں نہایت اہم نصائح پر مشتمل خطاب فرمایا۔ اس خطاب کا اردو میں مفہوم ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ آل عمران کی آیات 160 اور 161 تلاوت فرمائیں:

بعد ازاں حضور انور نے ان آیات کا انگریزی ترجمہ بیان فرمایا۔ ذیل میں اس کا اردو ترجمہ درج ہے۔

{ترجمہ: ’’پس اللہ کی خاص رحمت کی وجہ سے تو ان کے لئے نرم ہو گیا اور اگر تو تندخو (اور) سخت دل ہوتا تو وہ ضرور تیرے گرد سے دور بھاگ جاتے۔ پس ان سے درگزر کر اور ان کے لئے بخشش کی دعا کر اور (ہر) اہم معاملہ میں ان سے مشورہ کر۔ پس جب تو (کوئی) فیصلہ کر لے تو پھر اللہ ہی پر توکل کر۔ یقیناً اللہ توکل کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔ اگر اللہ تمہاری نصرت کرے تو کوئی تم پر غالب نہیں آ سکتا۔ اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو کون ہے جو اس کے خلاف تمہاری مدد کرے گا؟ اور چاہئے کہ مومن اللہ ہی پر توکل کریں۔‘‘

(ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ انگلستان کی مجلس شوریٰ کا آج اختتام ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات قرآنی میں شوریٰ کی اہمیت اور لوگوں سے حسن معاملہ کرنے کا مضمون بیان فرمایا ہے نیز اس سلسلہ میں کچھ ہدایات بھی دی ہیں۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُس نے اپنی خاص رحمت کا سلوک فرماتے ہوئے تیرے دل میں تمام مخلوق کے لیے نرمی اور شفقت کا خاصہ رکھ دیا ہے۔ یقیناً اگر آپؐ کا دل سخت گیر ہوتا تو لوگ اس طرح آپؐ کے اردگرد محبت و عقیدت کے ساتھ ہرگز جمع نہ ہوتے۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات سے بھی آگاہ فرما دیا کہ آپؐ کے متبعین غلطیاں بھی کریں گے اور پھر آپؐ کے پاس معافی کے خواستگار ہوتے ہوئے بھی آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسی صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رحم کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں معاف کر دینا چاہیے۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں سے انتظامی معاملات میں مشورہ کرنا چاہیے۔ اور ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ ایسے لوگ جن سے ماضی میں غلطیاں ہوئیں ان کا مشورہ بالکل تسلیم ہی نہ کیا جائے یا ان پر غور ہی نہ کیا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بظاہر تو یہ ہدایات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی ہیں لیکن درحقیقت یہی ہدایات خلیفۂ وقت کے لیے بھی اور پھر جماعتی عہدیداران کے لیے بھی ہیں۔ اس لئے وہ تمام عہدیدران جن کے نام الیکشن میں پیش کئے گئے ہیں یا جن کی منظوری میری طرف

سے آئے گی انہیں اس بات کا خاص خیال رکھنا ہوگا کہ وہ اپنے ماتحت عہدیداران اور دیگر ممبرانِ جماعت احمدیہ سے محبت، شفقت، لحاظ اور احترام سے پیش آئیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ضمنی طور پر میں یہ بھی ذکر کرتا چلوں کہ ضروری نہیں کہ جن لوگوں کو اس الیکشن میں کسی خاص عہدے کے لیے سب سے زیادہ ووٹ ملے ہیں انہیں کی منظوری میری طرف سے دی جائے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ نے جماعتِ احمدیہ میں 'عہدہ' کی حقیقت اور فلسفہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر عہدیدار کو یہ بات اچھی طرح جان لینی چاہیے کہ جماعت میں بنیادی طور پر ہر عہدہ ایک 'امانت' ہے۔ اور امانتوں پر پورا اترنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے واضح احکامات موجود ہیں۔ فرمایا: میں نے کبھی کئی مواقع پر اس پر روشنی ڈالی ہے، بلکہ چند ماہ پہلے ہی میں نے اس موضوع پر بڑا تفصیلی خطبہ جمعہ بھی دیا تھا، اور مجھے بتایا گیا ہے کہ اس شوریٰ میں یہ خطبہ یا غالباً اس کا کچھ حصہ آپ کو عہدیداران کے انتخاب سے پہلے سنوایا گیا ہے۔ الغرض تمام عہدیداران کو کوشش کرنی چاہیے کہ وہ اس امانت کا حق ادا کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں جو ان کے سپرد کی گئی ہے اور امانت کا حق ادا کرنے کا طریق یہ ہوتا ہے کہ جو بھی ذمہ داری آپ کو سونپی گئی ہے اسے اپنے پورے دل اور پوری جان، نیک نیتی، انتہائی درجہ کی ایمانداری اور متانت سے پورا کرنے کی کوشش کریں۔ اس لئے ہر عہدیدار کا نمونہ ایسا ہو کہ وہ اپنے وقت کو قربان کرنے کے لیے ہر دم تیار رہے اور ہر دم اپنے کاموں کو بہتر طور پر کرنے کے لیے سوچ اور تدبیر میں لگا رہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ نے عہدیداران کو احبابِ جماعت سے شفقت کا سلوک روا رکھنے کی بابت توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دوسروں سے شفقت سے پیش آنے کے حکم کے مخاطب صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی نہیں تھے بلکہ وہ تمام لوگ بھی یکساں طور پر اس ارشاد کے مخاطب ہیں جنہیں ذمہ داریوں کا امین ٹھہرایا گیا ہے۔ آج احمدی ہی وہ لوگ ہیں جو اُسوۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے کا دعویٰ رکھنے کے ساتھ ساتھ اس بات کی پوری کوشش بھی کرتے ہیں کہ ہم اس دعویٰ کو سچا ثابت کرنے والے بنیں۔ ہم وہ لوگ ہیں جو یہ خواہش رکھتے ہیں کہ نظام جماعت احمدیہ کلی طور پر اللہ تعالیٰ کے احکامات کے تابع چلنے والا ایک نظام ہو۔ لہٰذا یہ تمام باتیں تقاضا کرتی ہیں اور جیسا کہ میں پہلے ذکر بھی کر آیا ہوں کہ وہ تمام افراد جنہیں عہدہ کی ذمہ داری سونپ کر ایک لحاظ سے امین ٹھہرایا گیا ہے انہیں لوگوں کے ساتھ شفقت، محبت اور احترام کے ساتھ پیش آنا چاہیے۔ انہیں اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیے کہ ان کے دل نرم اور ممبرانِ جماعت احمدیہ کی محبت سے پُر ہوں۔ وہ اپنے ماتحتوں یا اپنے سٹاف سے صرف نرمی اور محبت کا سلوک ہی نہ کرتے ہوں بلکہ ان کی چھوٹی چھوٹی ضروریات کا خیال رکھنا بھی ان کی ترجیحات میں شامل ہو۔ ان کے دل اس قدر صاف اور شفیق ہوں کہ لوگ ان کی طرف محبت سے کھنچے چلے آئیں اور وہ بھی انہیں سینے سے لگانے والے ہوں۔ کجا یہ کہ ان کے اخلاق لوگوں کو دور بھگانے والے بنیں۔ کیونکہ اگر ان کے دلوں میں سختی ہوگی تو وہ اعلیٰ اخلاق کا نمونہ پیش کرنے سے قاصر رہیں گے جس کے نتیجہ میں احمدی ایک عجیب سے تذبذب کا شکار ہونے لگیں گے۔ اور چند عہدیداران کے ناروا سلوک کی وجہ سے بعض احمدی نہ صرف یہ کہ مایوس ہوں گے بلکہ آہستہ آہستہ نظام جماعت سے بھی ہٹتے چلے جائیں گے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس وجہ سے وہ جماعت سے ہی قطع تعلق اختیار کر لیں اور خلیفۂ وقت کے بارے میں ایک غلط تاثر اپنے ذہنوں میں رکھ لیں۔ چنانچہ یہ بات بالکل واضح ہے کہ ممبرانِ جماعت سے حسنِ سلوک نہ رکھنے کی وجہ سے بہت گہرے منفی اثرات پیدا ہو سکتے ہیں۔ میری طرف سے منظور شدہ ہر جماعتی عہدیدار کو لازماً یہ پہلو پیشِ نظر رکھنے چاہئیں۔ مزید برآں وہ تمام لوگ جو عہدیدار تو نہیں لیکن آج بحیثیت نمائندہ مجلس شوریٰ یہاں موجود ہیں اور کوئی نہ کوئی جماعتی خدمت بجا لاتے ہیں ان پر بھی لازم ہے کہ وہ بھی کام کرتے ہوئے ان امور کو پیشِ نظر رکھیں جن کا میں نے ذکر کیا ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ نے ٹیمیں بنا کر کام کرنے کی حکمت بیان فرماتے ہوئے ہر کامیابی کا دارومدار دعا کو قرار دیا۔ نیز فرمایا کہ باقاعدہ طور پر مقرر کئے جانے والے جماعتی عہدیداران کو رضا کاران کی ٹیمیں بنا کر کام کرنا چاہیے۔ اس سے نہ صرف یہ کہ وہ ان کے کاموں میں معاون و مددگار ہوں گے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ کام کرنے والوں کی ایک کھیپ تیار ہوتی جائے گی جو مستقبل میں جماعتی ذمہ داریوں کو سنبھالنے والے ہوں گے۔ پھر اس ٹیم کا مقصد صرف یہی نہ رہ جائے کہ اس نے حکم کی تعمیل میں کام کرنا ہے بلکہ کام لینے کے ساتھ ساتھ عہدیداران کو یہ بھی چاہیے کہ وہ گاہے بگاہے اپنی ٹیم کے ممبران سے تبادلہ خیال کریں مختلف کاموں میں مزید بہتری لانے کے لیے ان سے مشورہ کریں اور جب آپس میں تبادلہ خیال، سوچ بچار اور مشورہ کر لینے کے بعد ایک حتمی لائحہ عمل طے پا جائے تو پھر اس تمام عمل کے سب سے ضروری پہلو کو نظرانداز نہ ہونے دیں یعنی یہ کہ آپ نہایت عجز و انکسار اور مستقل مزاجی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں لگ جائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر اس تدبیر میں جو آپ نے اپنے مفوضہ امور کی انجام دہی کے لیے سوچی ہے برکت عطا فرما دے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ نے توکل کا حقیقی مفہوم بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پر کامل توکل کا یہ مطلب نہیں کہ کسی معاملے کے بارے میں ایک فیصلہ کر کے ہاتھ پر ہاتھ دھر کے بیٹھ جائیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ پر سچا توکّل اس بات کا متقاضی ہے کہ جب لوگوں کو کسی فیصلہ پر عملدرآمد کے لیے کہا جائے تو انہیں چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں اور اس سے دعاؤں میں لگ جائیں کہ اے ہمارے خدا! ہم نے اپنی محدود ذہنی استعدادوں اور ناقص علم کے مطابق اس کام کو کرنے کے لیے یہ لائحہ عمل طے کیا ہے۔ اب ہم یہ معاملہ تیرے سپرد کرتے ہیں اور تیرے حضور دعا گو ہیں کہ یہ کام جماعت کے لیے ہر لحاظ سے خیر و برکت کے نتائج پیدا کرے اور یہ کہ جماعت پہلے سے بڑھ کر ترقی کی طرف گامزن ہو جائے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ نے جماعتی عہدیداران کو عبادت کے معیار کو بلند کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ سب کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور توکل صرف اور صرف دعا کے ذریعے ہی پیدا ہوتا ہے۔ جہاں دعائیں اللہ تعالیٰ پر ہمارا ایمان اور توکل بڑھاتی ہیں وہاں یہ اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت کو کھینچ لاتی ہیں۔ لہٰذا جماعتی عہدیداران پر یہ امر فرض اور لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعاؤں اور اس کی عبادات میں اپنے آپ کو فنا کر دیں۔ ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ نماز کی ادائیگی میں باقاعدگی اختیار کرنے والے ہوں۔ بعض اوقات مجھے جماعتی عہدیداران کے قریبی عزیزوں بلکہ بعض اوقات ان کی بیویوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ وہ بہت سا جماعتی کام کرتے ہیں لیکن وہ فرض نمازیں ادا نہیں کرتے۔ یاد رکھیں! ہمیں ایسے کسی جماعتی عہدیدار کی ضرورت نہیں جو نماز ادا نہیں کرتا کیونکہ کسی بھی جماعتی عہدیدار کی بنیادی خصوصیت یہ ہونی چاہئے کہ وہ تمام نمازیں باقاعدہ ادا کرنے والا ہو اور اس بات کی ہر ممکن کوشش کرنے والا ہو کہ وہ خدا تعالیٰ کی محبت میں فنا ہو جائے اور اس کا خدا تعالیٰ کی ذات سے ایک پختہ تعلق پیدا ہو جائے۔ ہمیں ایسے عہدیداران کی قدر ہے جو اس بات پر یقین کامل رکھتے ہیں کہ جماعتی ترقی کا دارومدار دعاؤں پر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر اس کی مدد کسی بندے کے شاملِ حال ہو جائے تو کوئی ہستی اسے کامیابی اور فتح حاصل کرنے سے روک نہیں سکتی۔ اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ اگر کوئی بندہ خدا تعالیٰ کی نصرت سے بے بہرہ ہو تو چاہے وہ کتنا ہی ذہین یا چالاک کیوں نہ ہو ترقی اور کامیابی کسی بھی صورت اس کا مقدر نہیں بن سکتی۔

ایک سچا مومن وہی ہے جو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر سچا ایمان اور توکل رکھتا ہے۔ اور وہی شخص اللہ تعالیٰ کی ذات پر حقیقی توکل رکھ سکتا ہے جو اس کے سامنے جھکتا ہے اور فرض نمازوں اور نوافل کی ادائیگی میں باقاعدہ ہے۔

حضورِ انور نے مجلسِ شوریٰ میں پیش ہونے والی تجاویز کی منظوری کے بعد ان پر عملدرآمد پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ بات ذہن نشین رہے کہ جب شوریٰ میں پیش ہونے والی تجاویز کی منظوری میری طرف سے آ جائے تو پھر اس کے بعد اس پر عملدرآمد کا مرحلہ آ جاتا ہے۔ جہاں تک ملکی عاملہ کا تعلق ہے تو جب کسی شعبہ کے متعلق شوریٰ میں تجویز پیش ہو کر مجھ سے منظور ہو جائے تو پھر یہ ان پر لازم ہو جاتا ہے کہ ان فیصلہ جات کو عملی جامہ پہنائیں۔ اور ظاہر ہے کہ ایسا کرنے کے لیے انہیں لازمی طور پر تفصیلی لائحہ عمل طے کرنے ہوں گے، سکیمیں بنانی پڑیں گی اور ان پالیسیوں کو بنیاد بناتے ہوئے مرکز کی طرف سے جو بھی رہنمائی یا ہدایات جاری ہوں گی ہر مرحلہ وار ریجنل اور لوکل جماعتیں سب کو مل کر اس پر عملدرآمد کروانا ہوگا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہر فرد واحد چاہے وہ نیشنل عاملہ، ریجنل عاملہ یا کسی بھی لوکل عاملہ میں شامل ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ اس کے تمام تر کام ایمانداری اور خلوص پر مبنی ہوں اور وہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے ہوئے اسی سے مدد چاہنے والا ہو۔ یہ وہ گُر ہیں جن سے کامیابی بھی ملتی ہے اور انسان اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو سمیٹنے والا بھی بن جاتا ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ نے ایسے ممبران مجلس شوریٰ کو جو کسی جماعتی عہدہ پر فائز نہیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ ایسے نمائندگان مجلس شوریٰ کو جو کسی جماعتی عہدہ پر فائز نہیں، یہ یاد رکھنا چاہئے کہ وہ ایک یا دو روز کے لیے مجلس شوریٰ کے ممبر نہیں منتخب کیے گئے بلکہ ان کا انتخاب پورے سال کے لیے ہوا ہے۔ لہٰذا یہ ان کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے اپنے دائرہ کار میں اس بات کا خیال رکھیں کہ جو تجاویز مجلس شوریٰ میں پیش ہو کر خلیفۃ المسیح سے منظور ہوئی ہیں ان پر کماحقہ عملدرآمد ہو رہا ہو۔ انہیں اپنی اپنی جماعتوں میں اس بات کی نگرانی کرنی چاہئے کہ مجلس شوریٰ میں جو فیصلے کیے گئے تھے آیا ان پر عمل بھی ہو رہا ہے یا نہیں۔ اگر

انہیں محسوس ہو کہ اس میں کوئی کمزوری یا سستی کا مظاہرہ ہو رہا ہے تو انہیں اپنے لوکل صدر یا عہدیداران کو آگاہ کرنا چاہیے۔ اس کے بعد اگر ایسا ہو کہ لوکل عہدیداران اس کے سدباب کے لئے مناسب اقدامات نہیں اٹھا رہے تو پھر ایمانداری کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے انہیں یہ بات نیشنل امیر کو بھجوانی چاہئے۔ اگر بالفرض نیشنل امیر کی طرف سے بھی کوئی مناسب کارروائی عمل میں نہیں آتی تو انہیں پھر مجھے لکھنا چاہیے اور اپنے تحفظات سے مجھے آگاہ کر دینا چاہیے۔ اس بات کی نگرانی کرنا کہ آیا مجلس شوریٰ کی منظور شدہ تجاویز پر عملدرآمد ہو رہا ہے یا نہیں ان کے فرائض میں شامل ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ امر بھی واضح ہو کہ ایسے ممبران شوریٰ جو عہدیدار نہیں ان کو مجلس عاملہ کے کاموں میں مداخلت کرنے کا اختیار نہیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اگر آپ سب ان اصولوں کو اپناتے ہوئے ایک جذبہ سے کام کریں گے تو آپ دیکھ لیں گے کہ جماعت کے کام بہت تیزی سے ہوتے چلے جائیں گے اور جماعت احمدیہ ترقی کے زینوں کو جلدی جلدی طے کرنے لگے گی۔ انشاء اللہ۔ اور آپ اس بات کو محسوس کریں گے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں موسلا دھار بارش کی طرح آپ پر نازل ہو رہی ہوں گی۔ نتیجتاً جماعت مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی جائے گی۔ انشاءاللہ۔

حضورِ انور ایدہ اللہ نے MTA اور خاص طور پر حضورِ انور کے خطبہ جمعہ سے استفادہ کرنے پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ ایک اور بات جس کی طرف میں عہدیداران اور نمائندگانِ مجلس شوریٰ کو خاص طور پر توجہ دلانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ انہیں اور ان کے افراد خانہ کو جتنا زیادہ سے زیادہ ممکن ہو سکے MTA سے استفادہ کرنا چاہئے۔ بلکہ آپ لوگ دیگر دوستوں کو بھی MTA سے فائدہ اٹھانے کی تلقین کریں۔ ابتدائی طور پر آپ ایسا کر سکتے ہیں کہ روزانہ کچھ نہ کچھ وقت MTA پر اپنی دلچسپی کے پروگرامز دیکھنے کے لیے مخصوص کر لیں۔ مثلاً ایسے دوست جو انگریزی پروگرامز سننا پسند کرتے ہیں ان کے لیے بعض بہت عمدہ انگریزی پروگرامز ہیں جو روزانہ کی بنیادوں پر MTA سے نشر کئے جاتے ہیں۔ انہیں وہ پروگرامز باقاعدگی سے دیکھنے چاہئیں۔

سب سے زیادہ ضرورت اس امر کی ہے کہ آپ لوگ ہر جمعہ کو نشر ہونے والا خطبہ جمعہ باقاعدگی سے سنیں اور دیگر ایسے پروگرامز بھی دیکھیں جن میں میری شمولیت ہوتی ہے جیسا کہ غیروں سے خطابات ہیں یا جلسہ پر کی جانے والی میری تقریریں ہیں یا دیگر مجالس وغیرہ۔ ان پروگرامز کو دیکھنا انشاء اللہ آپ لوگوں کے لیے فائدہ مند ثابت ہوگا اور اسی مقصد سے آپ لوگوں کو یہ پروگرامز دیکھنے چاہئیں۔ جب ہماری جماعت کے مربیان اور علماء خلیفۃ المسیح کے پروگراموں کو دیکھتے ہیں تو باوجود اس کے کہ ان کے پاس علم بھی ہے اور ان کی ایک لمبی ٹریننگ اس لحاظ سے ہوئی ہوتی ہے وہ بھی اس امر کا اظہار کرتے ہیں کہ ان خطبات، تقاریر اور مجالس وغیرہ میں ایسے نکات بیان ہوتے ہیں جن سے ان کے علم میں اضافہ ہوتا ہے یا کم از کم دوہرائی ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اس صورت میں کہ یہ پروگرامز علماء کے لیے فائدہ کا موجب بنتے ہیں تو اس میں تو شک ہی نہیں رہتا کہ ایک عام احمدی کے لیے یہ مجالس کس قدر فائدہ مند ثابت ہوتی ہوں گی۔ پھر ایک اور پہلو یہ بھی ہے کہ چاہے کسی کو نئے علمی نکات ملیں یا اس کی دوہرائی ہو رہی ہو، ہر دو صورتوں میں ان باتوں کے سننے سے اس کی توجہ ان باتوں پر عمل کرنے کی طرف ہو جائے گی۔

حضورِ انور ایدہ اللہ نے ایک اور ضروری بات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ ہمارے عقیدے اور عمل میں یک رنگی اور استقلال ہونا چاہیے۔ اس کا مطلب ہے کہ جن باتوں پر ہم ایمان رکھتے ہیں ہمیں اپنے عمل سے ان کا نمونہ بھی دینا ہوگا۔ اور اس بارے میں میں بارہا توجہ دلا چکا ہوں، بلکہ میرے گزشتہ دو خطبات جمعہ کا یہی مضمون تھا۔ یاد رکھیں ہم تب ہی اپنی آئندہ آنے والی نسلوں کے لیے ایک مثالی نمونہ قائم کر سکتے ہیں جب ہمارا قول اور ہمارا فعل ایک دوسرے کی تصدیق کرنے والے ہوں، ہمارا عمل ہمارے عقائد کی عکاسی کرتا ہو۔ اور یہی وہ راستہ ہے جس پر چل کر ہم کامیابی سے ہمکنار ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی آئندہ آنے والی نسلوں کی حفاظت کرنے والے بن سکتے ہیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب کے اختتام پر فرمایا کہ آخر میں مَیں ایک نہایت اہم بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ آپ ہر دم اپنے لئے اور اپنی آنے والی نسلوں کے لیے دعاؤں میں لگے رہیں کیونکہ دعا کے بغیر ہم نہ تو اپنی نسلوں کی تربیت کا اہم فریضہ سرانجام دے سکتے ہیں اور نہ ہی کسی کامیابی سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آج جو باتیں میں نے آپ لوگوں سے کی ہیں وہ آپ کو ان کی حقیقت سمجھنے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعی دعا سے اس تقریب کا اختتام فرمایا۔

(الفضل انٹرنیشنل 25/اکتوبر 2013ء)

مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

شذرات اخبارات کے مفید اور قابل غور اقتباسات

صورت حال

نواز خان میرانی اپنے کالم ''کلمۂ حق'' کے آغاز میں تحریر کرتے ہیں۔ پینسٹھ برسوں میں ہم نے اتنی ترقی کر لی ہے کہ ہزاروں برسوں پہلے والی قوموں والی اخلاقی بیماریوں میں ہم خود کفیل ہو گئے ہیں۔ اسی وجہ سے تاریخ کا سب سے بڑا زلزلہ، تاریخ کا سب سے بڑا سیلاب اور تاریخ کا سب سے بڑا حکمرانوں کا عذاب ہم پر مسلط ہے۔

کم تولنا، ذخیرہ اندوزی، اکابرین کے جھوٹ، انصاف میں امیر غریب میں تفاوت، ریس جوئے، شراب، کی اجازت غرضیکہ اسلام سے پہلے کی برائیاں مثلاً بچیوں کو زندہ زمین میں دفن اور ونی کرنا بھی ہمارے موجودہ تعلیمانہ اور نام نہاد مہذب معاشرے میں آج بھی موجود ہے اور یہی غرور عوام اور حکمرانوں کے رگ و پے میں خون کی طرح سرایت کر گیا ہے جبکہ غرور اور تکبر والی قوم عاد کے بارے میں قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ عاد کا یہ حال ہے تھا کہ وہ زمین میں کسی حق کے بغیر بڑے بن کے بیٹھے۔ اس کے بعد فرمایا کہ پس بھیج دی ہم نے ان پر سخت ٹھنڈی تند ہوا منحوس دنوں میں تاکہ ہم ان کو چکھائیں ذلت آمیز عذاب اس دنیاوی زندگی میں۔

(روزنامہ نوائے وقت 11 فروری 2011ء)

قائداعظم کی فتح کو ضائع نہ کیجئے

معروف قلم کار رانا عبدالباقی اپنے کالم آتش گل مطبوعہ نوائے وقت میں قائداعظم کی عظیم کامیابی کا اس طرح ذکر کرتے ہیں۔

قائداعظم کی جہد مسلسل نے برصغیر ہندوستان میں شکست و ریخت کی شکار اور سیاسی و معاشرتی طور پر بکھری ہوئی قوم کو انگریز اور ہندو کی سازشوں کے باوجود قومی یکجہتی کی لڑی میں پرو کر ایک متحرک اور جاندار قوت بنا دیا۔ بانی پاکستان کی وفات پر ممتاز عالم دین مولانا شبیر احمد عثمانی نے کہا ہندوستان نے اورنگزیب عالمگیر کے بعد قائداعظم جیسا بڑا مسلمان پیدا نہیں کیا جس نے مسلمانان ہند کی بربادی اور مایوسی کو فتح میں بدل دیا لیکن حیرت ہے کہ تاریخ سے سبق سیکھنے کے بجائے مملکت پاکستان کی شکل میں حاصل کی گئی اس فتح کو مضبوط بنیادوں پر استوار کرنے کے بجائے قومی یکجہتی کے اصولوں کو پس پشت ڈال کر پھر سے لسانی، نسلی اور فرقہ ورانہ تقسیم کو کیوں قوم پر مسلط کیا جا رہا ہے۔

(نوائے وقت 10 فروری 2011ء اداراتی صفحہ)

ملک کو درپیش خطرناک مسائل

کہنہ مشق تجزیہ نگار جاوید قریشی اپنے کالم ''جاوید نامہ'' میں لکھتے ہیں۔

مذہبی انتہا پسندی، دہشت گردی، معاشی بدحالی کے علاوہ ملک کو درپیش خطرناک ترین مسائل ہیں۔ راقم نے کالموں میں بار بار عرض کیا ہے کہ مذہبی انتہا پسندی کا راستہ اگر نہ روکا جائے تو یہ دہشت گردی میں تبدیل ہو جاتی ہے جس کی بدولت ملک میں سینکڑوں ہزاروں بے گناہ لوگ لقمہ اجل بن چکے ہیں۔ امام بارگاہوں اور مساجد پر حملے، مذہبی جلوسوں پر دہشت گردی، اقلیتوں پر بے جا مظالم، ان کی عبادت گاہوں اور گھروں پر حملے، ٹارگٹ کلنگ، بے گناہ جانوں کا اتلاف اسی ذیل میں آتا ہے۔ اس کے علاوہ بزرگان دین کے مقدس آستانوں پر حملوں میں بھی سینکڑوں بے گناہ زائرین زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ یہ ان بزرگان دین کا ذکر ہے جنہوں نے پیار، محبت اور اپنے کردار کی پاکیزگی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا پیغام اس کی مخلوق تک پہنچایا اور جن کی کوششوں اور تقلید میں بے شمار لوگوں نے برصغیر میں اسلام قبول کیا۔

(روزنامہ نوائے وقت 9 فروری 2011ء)

زمانۂ جاہلیت کی ڈگر پر

معروف مضمون نگار طیبہ ضیاء چیمہ اپنے مضمون ''چھٹی صدی کا پاکستان'' میں تحریر کرتی ہیں۔

چھٹی صدی عیسوی میں عرب کی حالت ہر لحاظ سے گری ہوئی تھی۔ سارے ملک میں سیاسی انتشار کے باعث خانہ جنگی زوروں پر تھی۔ ان غیر یقینی حالات میں لوگوں کے ذہنوں میں جان، مال اور آبرو کا احترام ختم ہو چکا تھا۔ مسلمان مؤرخ اس زمانے کو ''زمانہ جاہلیت'' کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اس زمانہ جاہلیت میں اہل عرب

کے حالات کا جائزہ لیں تو اندازہ ہوتا ہے کہ اسلامی تہذیب وتمدن کی بدولت اہل عرب نے اپنے اخلاق کو درست کر کے دنیا کی تاریخ میں عظیم الشان انقلاب برپا کر دیا وگرنہ قبل از اسلام عرب میں کوئی مرکزی حکومت قائم نہ تھی۔ چھٹی صدی میں عرب مختلف قبیلوں میں تقسیم تھا۔ جس شخص کی طاقت اور حامیان کی تعداد زیادہ ہوتی، صرف وہی شخص قبیلے کا سردار ہوسکتا تھا......

چھٹی صدی کے عربوں کا حال الطاف حسین حالی نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

چلن ان کے جتنے تھے سب وحشیانہ
ہر اک لوٹ اور مار میں تھا یگانہ
فسادوں میں کٹتا تھا ان کا زمانہ
نہ تھا کوئی قانون کا تازیانہ
وہ تھے قتل و غارت میں چالاک ایسے
درندے ہوں جنگل میں بے باک جیسے

(روزنامہ نوائے وقت 9 فروری 2011ء)

وزیراعلیٰ شہباز شریف کی ایک فکرانگیز تقریر

معروف صحافی عرفان صدیقی اپنے مضمون ''متاع علم ودانش'' میں حکومت پنجاب کی طرف سے دانش سکولوں کی تقریب سے شہباز شریف کے خطاب کا ذکر کرتے ہیں۔

وزیراعلیٰ شہباز شریف کی تقریر خاصے کی چیز تھی۔ شاید اس لئے کہ الفاظ، براہ راست دل کی کارگاہ میں ڈھل رہے تھے۔ انہوں نے نصف تقریر انگریزی کی اور نصف اردو میں بچیوں کی طرف سے پیش کئے گئے خوبصورت ہدیہ نعت کا تذکرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا ''یہ اس عظیم ہستی کو پیش کئے جانے والا لاخراج عقیدت ہے جن کے لئے دونوں جہان پیدا کئے گئے۔ جن سے محبت ہر مسلمان کا جزو ایمان ہے۔ وہ ہستی جس نے ہمیں انسانیت کا قرینہ سکھایا۔ ہمیں علم حاصل کرنے کی تلقین کی۔ ہمیں صبر، تحمل، برداشت، غریب پروری، انصاف اور باہمی محبت کا درس دیا۔ ابھی لاہور میں ناموس رسالت کے تحفظ کے عزم کے لئے عظیم الشان ریلی ہوئی۔ سب جماعتیں اس میں شریک ہوئیں۔ سب نے اس عہد کو تازہ کیا کہ ہم نبی پاک ﷺ کی عظمت و حرمت کے لئے جانیں بھی قربان کرسکتے ہیں۔ لیکن کتنی بڑی محرومی ہے کہ نبی پاک ﷺ سے یہ لازوال محبت ہمارے رویوں میں نہیں ڈھلتی۔ ہم حضور پاک ﷺ کے بتائے ہوئے راستے پر نہیں چلتے۔ ان مجبوروں، معذوروں، بیواؤں، یتیموں اور مسکینوں کی مدد کو نہیں اٹھتے جن سے حضور ﷺ کو محبت تھی۔ کیا وجہ ہے کہ نبی ﷺ سے محبت کرنے والے معاشرے میں نام نہاد اشرافیہ کے بچوں کو تو ساری سہولتیں حاصل ہیں جبکہ غریب کے بچے کو پیٹ بھر روٹی بھی نہیں ملتی۔ اگر ہم معاشرے کے تہی دست طبقوں کے حالات بہتر بنانے کی کوشش نہیں کریں گے تو قیامت کے دن حضور ﷺ کو کیا منہ دکھائیں گے۔ جب ہم ایک خدا، ایک رسول اور ایک کتاب پر ایمان رکھتے ہیں تو ہمیں یہ سب کچھ بدلنا ہوگا۔ اگر ہم اعلیٰ اور معیاری تعلیم کی راہ پر آگے نہ بڑھے تو ہم قیامت تک بھکاری رہیں گے۔ قیامت تک سر اونچا کر کے نہیں چل سکیں گے۔ قیامت تک ترقی اور خوشحالی کا منہ نہیں دیکھ سکیں گے۔ اگر ہم حضور ﷺ سے سچی محبت کرتے ہیں تو ہماری زندگیوں میں انقلاب کیوں نہیں آرہا۔

شہباز صاحب نے برادرم عطاء الحق کے ان اشعار پر تقریر ختم کی جواب ان کا منشور سیاست بن چکے ہیں۔

خوشبوؤں کا اک نگر آباد ہونا چاہئے
اس نظام زر کو اب برباد ہونا چاہئے
ان اندھیروں میں بھی منزل تک پہنچ سکتے ہیں ہم
جگنوؤں کو راستہ تو یاد ہونا چاہئے
خواہشوں کو خوبصورت شکل دینے کیلئے
خواہشوں کی قید سے آزاد ہونا چاہئے
ظلم بچے جن رہا ہے کوچہ و بازار میں
عدل کو بھی صاحب اولاد ہونا چاہئے

(روزنامہ جنگ مورخہ 7 فروری 2011ء ادارتی صفحہ)

ہلکے پھلکے کالم سے ایک خبر

جناب عطا الحق قاسمی ''کالم نما خبریں'' مطبوعہ جنگ میں اپنے مخصوص انداز میں بیان کرتے ہیں۔

ایک خبر امیر جماعت اسلامی سید منور حسن کے حوالے سے بھی اخبارات میں شائع ہوئی ہے جس میں انہوں نے فرمایا ہے کہ ''نواز شریف اور الطاف حسین دونوں حکومت کی بیساکھیاں ہیں، نیز یہ کہ ملک میں جتنے زرداری، گیلانی، شہباز اور کیانی ہیں سب کا یوم حساب قریب ہے''

اور آخر میں ایک خبر ایک دینی اجتماع کی جس کی نوید سناتے ہوئے کہا گیا ہے کہ وہاں سیکیورٹی کا معقول انتظام ہوگا حالانکہ اس سے پہلے دینی اجتماع کے حوالے سے شائع ہونے والی خبر کے ساتھ ''پردے کا معقول انتظام ہوگا'' کی یقین دہانی کرائی جاتی تھی اب سیکیورٹی کی یقین دہانی کرائی جاتی ہے۔ یہ ہم پر کیسا وقت آگیا ہے؟

(روزنامہ جنگ مورخہ 7 فروری 2011ء ادارتی صفحہ)

انگلستان کا پہلا سکہ

وسیع المطالعہ مضمون نگار سلطان ظہور اختر اپنے مضمون میں ایک تاریخی حقیقت کا انکشاف کرتے ہیں۔

جن دنوں میں فوج میں تھا اور شادی شدہ نہیں تھا یعنی 1954ء کے لگ بھگ میری تبدیلی انجینئرنگ کالج رسالپور میں بطور ''انسٹرکٹر'' ہوگئی۔ خوش قسمتی سے مجھے چرچل ڈن (Chirchal Den) ''چرچل کی کچھار'' رہنے کے لئے الاٹ ہوگئی۔ ''ونسٹن چرچل'' جن دنوں فوج میں نوجوان افسر تھے ان کی رجمنٹ کا ہیڈ کوارٹر رسالپور میں تھا اور ایڈوانس ہیڈ کوارٹر ''درگئی'' قلعہ میں تھا ان دنوں مالاکنڈ ایجنسی میں مہمند پٹھانوں کے خلاف ان کی کمپنی برسرپیکار تھی مالاکنڈ پہاڑوں کے آگے ''دیر'' کے علاقے کے شروع میں پہاڑی پر وہ ''خندق'' بھی پاکستانی فوج نے سنبھال کر رکھی ہے جو بہت دور سے دکھائی دیتی ہے۔ ''چرچل کی خندق Chirchal trench'' اس پر لکھا ہوا۔ اس خندق میں کیپٹن چرچل مہمند ایجنسی میں جنگ میں مصروف رہے۔ ان کا گھر جو دو ''GI'' کوارٹروں پر مشتمل تھا اس میں جوان کا حصہ تھا اس میں اس افسر کو رکھا جاتا تھا جو باکمال صفتوں کا مالک ہو چونکہ مجھے الاٹ ہونے پر بہت فخر ہوا میں چرچل کی شخصیت سے بہت متاثر تھا جن کی قیادت اور وزیراعظم ہوتے ہوئے برطانیہ نے دوسری جنگ عظیم جیتی تھی ان کی جنگ عظیم پر کتاب ''ملٹری ہسٹری'' پاکستانی فوجی افسروں کو پڑھائی جاتی تھی۔

اس کتاب کے علاوہ تاریخ کے موضوع پر انہوں نے متعدد کتابیں لکھی ہیں۔ جن میں ان کی ایک کتاب ''انگریزی بولنے والوں کی تاریخ'' ابتدائی'' History of English speaking people'' بڑی مشہور کتابوں کا سیٹ ہے جس میں Early History یعنی ابتدائی تاریخ بڑی دلچسپ ہے۔ میں ان کی کتابوں کا سیٹ اپنی لائبریری سے نکلوا کر پہلے جنگ عظیم پر کتاب پڑھی بعد میں ان کی انگریزی بولنے والوں کی ابتدائی تاریخ پڑھنا شروع کی جو انتہائی دلچسپ ہے۔ سرونسٹن چرچل کے نزدیک انگریزی بولنے والے فرانس کے راستے اس ٹاپو پر قبل مسیح میں وہاں پہنچے اور وہاں آباد ہونا شروع ہوئے وہ عیسائیت کے ظہور تک ان پڑھ جاہل تھے لیکن عیسائیت کے آنے کے بعد انہوں نے تہذیب سیکھنا شروع کی چھٹی عیسوین تک ان کے مرد غلامی کی زندگی بسر کرتے تھے اور عورتوں کو فرانسیسی اور یورپ کی دوسری اقوام اٹھا کر لے جاتی تھیں۔ ان میں مختلف علاقوں میں بادشاہت کا نظام شروع ہوا اور مختلف علاقوں کے مختلف بادشاہ تھے سرد آب و ہوا کے تحت یہ مہینوں نہیں نہاتے تھے اور ان کے جسم پر ہر جگہ لمبے بال تھے حتیٰ کہ ان کے درمیان ''مرسیا'' Mercia جسے وسطی انگلینڈ کی ''اینگلو سیکسون'' ANGLO SAXION علاقے پر جو دونوں طرف دریائے ٹیرنٹ کے شمالی سمندر NORTHSEA سے ویلز WALES تک پھیلی تھی پر بادشاہ بنا جس کا نام ''OFFA'' اوفا تھا۔ جو 750ء سے 796ء تقریباً 40 سال بادشاہ رہا۔ اس کی تجارت بھی یورپی ملکوں اور اسلامی ملکوں کے ساتھ بہت ترقی پر تھی۔ چنانچہ ''اوفا'' نے اپنے سونے اور چاندی کے سکے بنانے کی سوچی اس لئے اس نے فرانسیسی، جرمن، رومن، یونانی اور اسلامی سکے منگوا کر ملاحظہ کئے۔ چنانچہ یونانی سکے سے ''REX'' معنی بادشاہ اسے اچھا لگا اور اسلامی دینار جو عباسی خلیفہ ''المصور'' 750ء تا 775ء کا تھا اس کے نام کے اردگرد جو خوشنما بیل بنی تھی یہ اسے اچھی لگی اس سکے کو اس دور میں ''منقوس'' کہتے تھے۔ چنانچہ کوفی خط میں لکھی تمام عبارت بھی لکھنے کو کہا اس عبارت میں کلمہ اور ہجری تاریخ 157ء بھی اسی سکے پر کندہ کر دی گئی یہ سکہ جب ہزاروں کی تعداد میں ''منٹ'' (یعنی ٹکسال میں تیار ہوگیا۔) تو بقول جناب چرچل کنٹری منٹ کے ماسٹر یہ دیکھ کر ششدر رہ گئے کہ یہ ''بیل'' اور وہ لکھائی جو ''اوفا'' نے پسند کی اس کا مطلب ہے کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور محمد ﷺ اس کے رسول ہیں چنانچہ سب نے چپ سادھ لی اور چونکہ انگریز اس دور میں ان پڑھ اور جاہل تھے اس لئے یہ سکہ مدتوں انگلستان اور یورپ میں چلتا رہا حتیٰ کہ ''اوفا'' کے تقریباً 400 سال بعد انگلستان کے سکے بنے اسی دوران شہزادی ''برٹینکا'' نے تمام غیر انگریزی بولنے والوں کو ملک سے باہر کیا بادشاہوں کو اکٹھا کیا اور یہ ''یوکے UK'' یونائیٹڈ کنگڈم کہلایا۔

انگریزی بولنے کی وجہ سے یہ ''انگلینڈ انگ لینڈ'' انگریزی بولنے والوں کی زمین اور برٹینکا کی وجہ سے برطانیہ بھی کہلاتا ہے۔ چرچل کی کتاب پڑھ کر میرے تجسس کی انتہا نہ رہی۔ اس انمول سکے کو میرے بیٹے ڈاکٹر مبین اختر نے انٹرنیٹ پر مختلف لوگوں کی رائے جس میں ''کیا اوفا مسلمان ہوگیا تھا'' اور دیگر معلومات ڈال دی ہیں۔ رب عظیم کا یہ معجزہ یہ انمول نایاب سکہ برطانیہ اور یورپ میں چلتا رہا یہ سونے کا ہے میں آپ کو یہاں اس کی ''بلیک اینڈ وائٹ'' شبیہ پیش کر رہا ہوں لیکن انٹرنیٹ پر ''گوگل'' میں جا کر ''OFFAS COIN'' نکال کر آپ خود بھی اسے دیکھ سکتے ہیں ایک طرف ''OFFA REX'' جس کے اردگرد کلمہ طیبہ اور دوسری طرف درمیان میں کلمہ طیبہ اور اردگرد 157ھ کندہ ہے۔

(نوائے وقت 9 فروری 2011ء)

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ یکم فروری 2014ء کو بیت الفضل لندن میں بوقت صبح 10:30 بجے درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم محمود احمد صاحب

مکرم محمود احمد صاحب آف مچم لندن مورخہ 28 جنوری 2014ء کو 81 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم کا تعلق ربوہ سے تھا اور گزشتہ دس سال سے یو کے میں مقیم تھے۔ آپ مکرم فضل دین صاحب آف لائبیریا کے چھوٹے بھائی تھے۔ مرحوم بہت دیندار، ہمدرد مخلص اور نیک صفات کے حامل انسان تھے اور خلافت کے ساتھ گہری محبت رکھتے تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم منصور احمد زاہد صاحب گھانا میں مربی سلسلہ کی حیثیت سے خدمت بجالا رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرمہ سیدہ ہاجرہ بیگم صاحبہ

مکرمہ سیدہ ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم صوفی عبدالغفور صاحب بھیروی مربی سلسلہ مورخہ 11 دسمبر 2013ء کو 100 سال کی عمر میں کینیڈا میں وفات پا گئیں۔ آپ حضرت قاضی حبیب اللہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی تھیں۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، سچی خوابیں دیکھنے والی، نیک مخلص اور بزرگ خاتون تھیں۔ مرحومہ نور ہسپتال قادیان کی پہلی نرس تھیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود اور خلافت سے بہت محبت اور پیار و اخلاص کا تعلق تھا۔ آپ کو شاہدرہ ٹاؤن میں کئی سال صدر لجنہ اماء اللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

مکرم چوہدری غلام احمد باجوہ صاحب

مکرم چوہدری غلام احمد باجوہ صاحب جرمنی مورخہ 17 جنوری 2014ء کو طویل علالت کے بعد 90 سال کی عمر میں جرمنی میں وفات پا گئے۔ آپ حضرت چوہدری باغ دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے بیٹے تھے۔ 1948ء میں آپ نے فرقان فورس میں بھی خدمت کی توفیق پائی۔ کچھ سالوں سے جرمنی میں مقیم تھے۔ بہت ہمدرد، نرم مزاج، شیریں زبان، مہمان نواز، صابر و شاکر، اپنوں اور غیروں سے محبت و شفقت سے پیش آنے والے اور صلہ رحمی کرنے والے اعلیٰ اخلاق کے مالک مخلص انسان تھے۔ خلفاء اور خاندان حضرت مسیح موعود سے والہانہ محبت کا تعلق تھا۔ واقفین زندگی کی بہت عزت کیا کرتے تھے۔ جب حضرت مصلح موعود نے وقف جدید کی تحریک کا اجراء فرمایا تو اس وقت آپ کی رہائش کوٹ باغ دین سندھ میں تھی۔ جہاں آپ نے اور آپ کے بھائی نے 16 ایکڑ کا رقبہ صرف چندہ وقف جدید کے لئے مختص کر دیا تھا۔ اسی طرح آپ کو وہاں ایک بیت الذکر اور مہمانوں کے لئے علیحدہ گھر تعمیر کرنے کی بھی سعادت ملی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک داماد مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب امیر و مشنری انچارج تنزانیہ کی حیثیت سے خدمت بجالا رہے ہیں۔

مکرم الحاجی فوڈے سلیمان بنگورہ صاحب

مکرم الحاجی فوڈے سلیمان بنگورہ صاحب آف سیرالیون مورخہ 11 جنوری 2014ء کو 79 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے سیرالیون کی نیشنل مجلس عاملہ میں سیکرٹری ضیافت اور سیکرٹری جائیداد کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ اسی طرح مقامی جماعت گوری سٹریٹ کے صدر جماعت اور سیرالیون میں پہلی بک شاپ کے مینیجر بھی رہے۔ گزشتہ 5 سال سے مکرم امیر صاحب کے ساتھ پبلک ریلیشن کے حوالہ سے نمایاں خدمت کی توفیق ملی۔ بالخصوص بہت سے سفراء، منسٹرز اور اعلیٰ افسران سے نئے دوستانہ روابط قائم کئے۔ آپ کی تمام اولاد کی جماعت کے ساتھ گہری وابستگی ہے۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم ابراہیم ایس۔ بنگورہ صاحب یو کے میں مقیم ہیں اور Bournemouth جماعت کے سیکرٹری مال کی حیثیت سے خدمت بجالا رہے ہیں۔

مکرم صوبیدار عبدالغفور خان صاحب

مکرم صوبیدار عبدالغفور خان صاحب آف ٹوپی مورخہ 12 جنوری 2014ء کو 91 سال کی عمر میں ڈیٹرائٹ (امریکہ) میں وفات پا گئے۔ آپ مکرم صوبیدار خوشحال خان صاحب شہید ٹوپی کے بیٹے تھے جنہیں ایک رؤیا کی بناء پر احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ 1947ء کے پرآشوب دور میں اپنے آپ کو کچھ عرصہ کیلئے بطور درویش حفاظت مرکز کے لئے پیش کرنے کی سعادت پائی اور 1948ء تک وہاں رہے۔ 1955ء میں آپ حضرت مصلح موعود کی تحریک پر ربوہ آگئے اور 1958ء تک نائب افسر حفاظت اور پھر افسر حفاظت کی حیثیت سے خدمات بجالاتے رہے۔ آپ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، دعا گو، صاحب رؤیا و کشوف، نڈر اور دلیر انسان تھے۔ نظام جماعت اور خلفائے احمدیت سے عشق اور وفا کا تعلق تھا نیز اپنی اولاد کو بھی خلافت سے مضبوط تعلق اور وابستگی کی تلقین کیا کرتے تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ خالدہ شاہد صاحبہ

مکرمہ خالدہ شاہد صاحبہ سرگودھا مورخہ 9 جنوری 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ مکرم چوہدری ظفر احمد صاحب وڑائچ کی بیٹی اور حضرت چوہدری حاکم علی صاحب آف 9 چک پنیار رفیق حضرت مسیح موعود کی پڑپوتی تھیں۔ آپ انتہائی دیندار، خوش اخلاق اور لجنہ کی فعال کارکنہ تھیں۔ 21 سال تک سیکرٹری دعوت الی اللہ اور سیکرٹری ناصرات کی حیثیت سے خدمات بجالانے کی توفیق پائی۔ دسمبر 2013ء میں قادیان کے جلسہ سالانہ میں آخری بار شریک ہوئیں اور جانے سے پہلے شوہر سے کہا کہ مجھے جانے سے نہ روکیں۔ یہ میرا آخری جلسہ ہے پھر شاید مجھے دعاؤں کا موقع نہ ملے۔ قادیان سے واپس آتے ہی برین ہیمبرج ہوا جس سے جانبر نہ ہوسکیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم چوہدری نور احمد عابد صاحب

مکرم چوہدری نور احمد عابد صاحب ربوہ مورخہ 15 نومبر 2013ء کو 94 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ حضرت میاں محمد ابراہیم صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے بیٹے تھے۔ آپ 1984ء سے 2009ء تک اپنے محلّہ کی بیت الذکر کے امام الصلوٰۃ رہے اور لمبا عرصہ نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم اور نماز عصر کے بعد درس ملفوظات دینے کی توفیق پائی۔ نمازوں کے پابند، دعا گو اور ہر دلعزیز انسان تھے۔ خلافت سے اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔ آپ کے بیٹے مکرم فرید احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ ہیں اور آجکل MTA پاکستان میں خدمت بجالا رہے ہیں۔

مکرم چوہدری عتیق احمد صاحب

مکرم چوہدری عتیق احمد صاحب ابن چوہدری محمد رفیق صاحب بدین مورخہ 17 دسمبر 2013ء کو دل کے حملہ سے 38 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ قائد ضلع بدین کی حیثیت سے خدمت بجالا رہے تھے۔ نظام جماعت کے اطاعت گزار، خوش اخلاق، سادہ مزاج، مہمان نواز، بہادر، نڈر اور باوقار شخصیت کے مالک نافع الناس وجود تھے۔ مرحوم مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔ حال ہی میں آپ نے ایک بیت الذکر اور مربی ہاؤس تعمیر کروانے کی بھی توفیق پائی۔ آپ مہمانوں کے لئے گیسٹ ہاؤس بنوا رہے تھے جو کہ اب تکمیل کے مراحل میں ہے۔ 2011ء میں جب بارشوں کے باعث سندھ میں سیلاب آیا تو آپ مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے ہدایت ملنے پر فوراً عمرکوٹ کے علاقہ میں چلے گئے اور صادق پور میں پانی میں پھنسے ہوئے احمدی احباب کو وہاں سے نکالنے کا کام بہت خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ خلافت اور نظام جماعت کے بے حد مطیع اور فرمانبردار تھے اور خدام و اطفال کو بھی اس کی تلقین کیا کرتے تھے۔ پسماندگان میں والد اور اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم محمد اسلم صاحب

مکرم محمد اسلم صاحب ابن مکرم حکیم میاں محمد اشرف صاحب کراچی مورخہ 16/ اکتوبر 2013ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ اپنے حلقہ کے ایک فعال ممبر تھے۔ عرصہ دو سال سے اپنے حلقہ کے سیکرٹری تحریک جدید کی حیثیت سے بھی خدمت بجالا رہے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔

مکرم رانا محمد نواز خان صاحب

مکرم رانا محمد نواز خان صاحب چک نمبر 166 مراد ضلع بہاولنگر مورخہ 2 دسمبر 2013ء کو طویل علالت کے بعد وفات پا گئے۔ آپ بہت دیندار، ملنسار، خوش اخلاق، دیانتدار، غریب پرور اور لوگوں کے ہمدرد مخلص اور نیک صفات کے حامل انسان تھے۔ آپ کو قائد مجلس اور صدر جماعت چک نمبر 166 مراد، قائد علاقہ بہاولپور، نائب ناظم انصاراللہ ضلع بہاولنگر کے علاوہ مختلف حیثیتوں سے اپنے ضلع میں جماعتی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ اپنے علاقہ کے نمبردار ہونے کی حیثیت سے بھی ہر خاص و عام کی پسندیدہ شخصیت تھے اور غیر از جماعت دوستوں میں بھی بڑی عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں والدہ اور اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم سید احمد بشیر زیدی صاحب

مکرم سید احمد بشیر زیدی صاحب بیلجیئم مورخہ 22 جنوری 2014ء کو 40 سال کی عمر میں اچانک ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئے۔ Ostende جماعت میں جنرل سیکرٹری کے علاوہ مختلف حیثیتوں سے خدمت بجالا رہے تھے۔ آپ نمازوں کے علاوہ تلاوت قرآن کریم کے پابند، تہجد گزار، جماعتی کاموں میں پیش پیش اور بیشمار خوبیوں کے مالک نیک، نافع الناس وجود تھے۔ جماعت اور خلافت سے اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔

باقی صفحہ 8 پر

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

14فروری2014ء

5:00 am عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
6:00 am یسرنا القرآن
6:30 am حضور انور کا ملٹری ہیڈ کوارٹر کوبلنز جرمنی میں خطاب 30 مئی 2012ء
7:45 am جاپانی سروس
8:45 am ترجمۃ القرآن کلاس 12 مارچ 1997ء
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am یسرنا القرآن
11:55 am جلسہ سالانہ یوایس اے 30 جون 2012ء
1:05 pm سرائیکی سروس
1:30 pm راہ ہدیٰ
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:05 pm دینی وفقہی مسائل
4:45 pm تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm قرآن سب سے اچھا
6:00 pm خطبہ جمعہ Live
7:15 pm یسرنا القرآن
7:40 pm Shotter Shondhane
8:45 pm اسلامی مہینوں کا تعارف
9:20 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 14فروری2014ء
10:35 pm یسرنا القرآن
11:00 pm عالمی خبریں
11:20 pm خطاب حضور انور برموقع جلسہ سالانہ یوایس اے

15فروری2014ء

12:30 am ریئل ٹاک
1:25 am دینی وفقہی مسائل
2:00 am خطبہ جمعہ فرمودہ 14فروری2014ء
3:20 am راہ ہدیٰ
5:00 am عالمی خبریں
5:15 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:40 am یسرنا القرآن
6:05 am خطاب حضور انور برموقع جلسہ سالانہ یوایس اے
7:15 am خطبہ جمعہ فرمودہ 14فروری2014ء
8:20 am راہ ہدیٰ
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:25 am الترتیل
12:00 pm جلسہ سالانہ یوکے 23 جولائی 2011ء
1:00 pm بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm سٹوری ٹائم
1:55 pm سوال وجواب
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 14فروری2014ء
5:15 pm تلاوت قرآن کریم
5:30 pm الترتیل
6:00 pm انتخاب سخن Live
7:00 pm بنگلہ سروس
8:05 pm حضرت مصلح موعودؓ کی یاد میں
9:00 pm راہ ہدیٰ Live
10:35 pm الترتیل
11:05 pm عالمی خبریں
11:30 pm خطاب حضور انور برموقع جلسہ سالانہ

اٹھوال فیبرکس
سیل - سیل - سیل
سردیوں کی ورائٹی پر مکمل سیل، ہمارے ہاں ہر قسم کی فینسی ورائٹی، شال، شرٹ اور مردانہ ورائٹی دستیاب ہے۔
پروپرائٹر: اعجاز احمد طاہر اٹھوال 0333-3354914
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

ایک نام مغل بینکوئٹ ہال
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام نیز کیٹرنگ کی سہولت میسر ہے
فون: 0336-8724962

(بقیہ از صفحہ 7)

28 مئی کے سانحہ لاہور کے روز دارالذکر میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے گئے تھے مگر خدا تعالیٰ نے محفوظ رکھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 2 بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں جو سب وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔

مکرم عمر فاروق صاحب

مکرم عمر فاروق صاحب ابن مکرم میاں رفیق احمد صاحب ربوہ مورخہ 20/اگست 2013ء کو 52 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ گزشتہ سات سال سے طاہر ہارٹ میں کارکن کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ چندوں میں باقاعدہ تھے۔ نہایت ہنس مکھ اور ملنسار طبیعت کے مالک تھے۔ ہر کسی کی مدد کے لئے ہروقت تیار رہتے تھے۔

مکرمہ ارشاد بیگم صاحبہ

مکرمہ ارشاد بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا محمد اشرف ممتاز صاحب ربوہ مورخہ 27/اگست 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ آپ کا جماعت کے ساتھ پختہ تعلق تھا اور چندوں کی بروقت ادائیگی کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ نیک مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔

عزیزہ سمیرہ طاہر صاحبہ

عزیزہ سمیرہ طاہر صاحبہ بنت مکرم انور طاہر صاحب مربی سلسلہ لاہور مورخہ 22 جنوری 2014ء کو 19 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ آپ فرسٹ ائیر کی طالبہ تھیں۔ تعلیم حاصل کرنے کا بے حد شوق تھا۔ بہت ذہین اور باہمت تھیں۔ ڈیڑھ سال تک کینسر جیسے موذی مرض کا بڑے صبر سے مقابلہ کیا۔ ہر طرح کے علاج کے باوجود خدا تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی۔ مرحومہ مکرم مولانا اشرف ناصر صاحب مرحوم مربی سلسلہ کی پوتی تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

جینٹس لیڈیز اور چلڈرن۔ جدید اور معیاری ورائٹی کے لئے
سروس شوز پوائنٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ 047-6212762
/servisshoespointrabwah

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P.-C.R.C-H.R.C شیٹ اینڈ کوائل

ربوہ میں طلوع وغروب 8۔فروری

طلوع فجر 5:34
طلوع آفتاب 6:55
زوال آفتاب 12:23
غروب آفتاب 5:51

ایم ٹی اے آج کے اہم پروگرام

8فروری2014ء

2:00 am خطبہ جمعہ فرمودہ 7فروری2014ء
3:20 am راہ ہدیٰ
6:05 am بیت امن کا افتتاح
7:15 am خطبہ جمعہ فرمودہ 7فروری2014ء
8:20 am راہ ہدیٰ
9:55 am لقاء مع العرب
11:55 am اطفال الاحمدیہ یوکے ریلی 24 اپریل 2011ء
1:55 pm سوال وجواب
4:11 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 7فروری2014ء
6:00 pm انتخاب سخن Live
9:00 pm راہ ہدیٰ Live
11:30 pm الحوار المباشر Live

زدجام عشق مردانہ طاقت کی مشہور دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PH:047-6212434,6211434

"داخلہ نرسری کلاسز 2014ء"
الصادق اکیڈمی ربوہ
الصادق اکیڈمی ربوہ میں جونیئر وسینئر نرسری میں داخلہ مورخہ 16 فروری 2014ء سے شروع ہوگا۔ جو کہ سیٹیں مکمل ہوتے ہی بند کردیا جائے گا۔
جونیئر نرسری میں داخلہ کے لئے عمر 31 مارچ 2014ء تک اڑھائی سال سے ساڑھے تین سال جبکہ سینئر نرسری کلاس کے لئے عمر ساڑھے تین سال سے ساڑھے چار سال ہوگی۔
داخلہ فارم الصادق اکیڈمی (ملحقہ مدرسۃ الحفظ) سے دستیاب ہیں۔ داخلہ فارم کے ساتھ برتھ سرٹیفکیٹ کی دو تصدیق شدہ فوٹو کاپیز منسلک کریں۔
مینیجر الصادق اکیڈمی
6214434,6211637

FR-10

CENTRE FOR CHRONIC DISEASES
ٹیومرز، دل، گردے، مثانے، سانس، مرگی، بچوں کی قبض، دمہ، چڑچڑاپن۔ ایام کی خرابیاں اور دیگر امراض کیلئے اعتماد کے ساتھ تشریف لائیں۔
ہمارے ہاں تمام زنانہ، بچگانہ، مردانہ بیماریوں کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے
کلینک کے اوقات صبح 10 تا 1 بجے دوپہر عصر تا عشاء
زیر نگرانی سکواڈرن لیڈر (ر) عبدالباسط ہومیو فزیشن
047-6005688,0300-7705078
پتہ: طارق مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
نوٹ: یہاں صرف نسخہ تجویز کیا جاتا ہے